

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بابت کہ اگر کسی کو زکوٰۃ دینی ہو تو اس کے مستحق ہونے کی تحقیق کی کیا حد ہے اور کیا طریقہ ہے؟

مستفتی

عبد اللہ

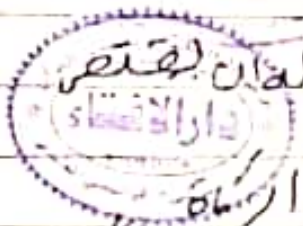
الجواب حامد اور صلوات

واضح رہے کہ ضرورت مسئلہ میں تحقیق کی کوئی مخصوص حد نہیں ہے، تاہم اتنا ضرور ہے کہ اپنی استطاعت کے بقدر کسی مستحق غریب حاجت مند اور ہوسکے تو قریبی رشتہ کو تلاش کر کے ان کو زکوٰۃ دی جائے، اور جتنا قریبی رشتہ ہوگا، تو اس میں ثواب کا اضافہ ہوتا جائے گا، اور ساعت میں یہ بھی کوشش رہے کہ زکوٰۃ ان لوگوں کو دی جائے جو اپنا ہاتھ کسی کے سامنے پھیلاتے نہیں ہیں۔

لما فی قولہ تعالیٰ: **و**

انما الصدقات للفقراء والمساکین علیہم والمولوفۃ  
قلوبہم ورضی السحاب والخصمین ورضی السبیل  
اللہ و ابن السبیل

ورضی مختصر العذوہ کی ص ۱۳۷



وللمالک ان یدفع الی کل واحد خیم، ولذالک بقصر  
علی صنف واحد

ورضی الفتاویٰ العالمیہ ۱/۱۷۰، کتاب الزکوٰۃ  
اما تفسیر صاحب خیم تملیک المال من فقیر مسلم غیر ہاشمی  
ولامولاء بشر ما قطع المنفعۃ عن المسلمین من  
مد وجہ اللہ تعالیٰ ہذا فی الشرع

ورضیہ العینا

و تجب علی العذر عند تمام الحول حتی یاثم بتاخیرہ  
(جا رہی ہے)

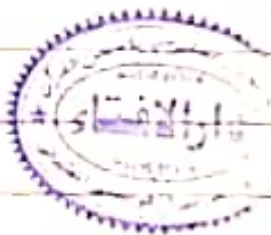
من غير عذر

وروى فتاوى شامى ٢ / ٣٤٤  
(قرره تعليقاً) فله يكفى منهما الاطعام الا بطريق التملك  
ولو اطلقه عنده نأوى الشكاه لا تكفى طوعاً على التملك  
اشارة الى انه لا يصرف الى مجنون وفي غير مراهق  
واراد ان يعلم بالصواب

حسنة

نعمت الدين اسلام خان كوجهر العالم  
المتخصص في الفقه الاسلامي  
دار الافتاء في سين القه ان كراشي

١٩  
١٩١٩  
١٩١٩



- 5 APR 2021